© rasailojaraid.com

محمد خالد مسعود

اسلام اور عصری مسائل

— خبروں کے آئینے میں —

"انشورنس کی حلّت یا حرمت کے بارے میں ابھی تک کوئی اجماع نہیں۔"

(شیخ نظام الیعقوبی۔ رکن ہیئت رقابہ شرعیہ، اسلامی عربی بینک)

ریاض۔ ۱۱ر ستمبر (المسلمون) شیخ نظام الیعقوبی نے جو اسلامی عربی بینک کی نگران شرعی کمیٹی کے رکن ہیں، انشورنس کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اس وقت علمائے اُمت میں انشورنس کی مختلف اقسام کے جواز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بینک کے ربا کی حرمت کے بارے میں اتفاق رائے اجماع کی حد تک پہنچ گیا ہے لیکن انشورنس کے بارے میں یہ صورت نہیں ہے۔ بعض فقہی اداروں نے انشورنس سے متعلق فتوے جاری کیے ہیں۔ بعض نے ان کی تمام شکلوں کو جائز کہا ہے۔ بعض نے ہر شکل میں اسے حرام قرار دیا ہے۔

جامعہ قطر میں فقہ کے استاد ڈاکٹر علی سالوس نے انشورنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اسلامی اقتصادیات کے اصولوں کے مطابق اسلامی معاشرے میں ہر فرد کی مکمل کفایت کی پوری پوری ضمانت ہے، اسی لیے فقہ اسلامی کی کتابوں میں انشورنس کے مسئلے کا ذکر نہیں ملتا۔ فقہ کے مطابق سب سے پہلی ضمانت تو محنت کے اجر میں ہے یعنی ہر فرد کے کام اور محنت کا معاوضہ اتنا ہونا لازمی ہے جو اس کی کفایت کا ضامن ہو۔ اس میں کمی کی صورت میں خاندان اور رشتے دار اس کی کفایت کے ضامن ہیں۔ اس میں بھی کمی ہو تو زکوٰۃ سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر یہ سارے ذرائع کفایت نہ کریں تو سرکاری خزانے سے اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی کفالت لازمی ہے۔

تاریخ فقہ اسلامی میں سب سے پہلے انشورنس کے بارے میں حنفی فقیہ ابن عابدین (م ۱۲۵۲ھ) نے بحث کی۔ اس وقت بحری تجارت میں انشورنس کا رواج چل نکلا تھا، ابن عابدین نے اسے حرام قرار دیا۔ اس کے بعد کے فقہا نے اس پر بحث کی جو ابھی تک جاری ہے، کسی نے اسے جائز کہا کسی نے حرام۔ ۱۳۹۶ھ میں بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس میں جس میں دو سو سے زیادہ فقہ اور اقتصادیات کے ماہرین نے شرکت کی، لائف انشورنس (زندگی کے بیمے) کے حرام ہونے پر اتفاق کیا۔ امداد باہمی کی انشورنس کے علاوہ دیگر تمام شکلیں ناجائز قرار دی گئیں، کیونکہ ان میں ربا اور قمار (جوئے) سے نسبت پائی جاتی تھی۔

۱۳۹۸ھ میں مجمع فقہ اسلامی، مکہ مکرمہ نے فتوی جاری کیا جس میں ہر طرح کی انشورنس کو ناجائز قرار دیا گیا، البتہ اس فتوے میں یہ وضاحت کی گئی کہ امداد باہمی اور تعاون کی انشورنس جائز ہے کیونکہ یہ عقود تبرع (بلا نفع) میں داخل ہے، اس میں ربا کا شبہ بھی موجود نہیں۔

کویت میں کلیہ شریعہ (لا کالج) کے سابق ڈین ڈاکٹر خالد مذکور نے اسلامی انشورنس کمپنیوں کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کمپنیاں ان اصولوں پر کام کرتی ہیں کہ ان کا کوئی معاملہ اسلامی عقیدے کے خلاف نہ ہو اور اس میں 'غرر فاحش' (دھوکہ یا دھوکے کا اندیشہ) نہ پایا جائے۔ زندگی کا بیمہ ان اصولوں پر پورا نہیں اترتا کیونکہ زندگی کی ضمانت دینا اسلامی عقاید سے متصادم ہے۔

انشورنس کی قسطوں کے بارے میں بھی یہ شرط ہونی چاہیے کہ قسطوں یا رقوم کے بارے میں دونوں فریق واضح طور پر جانتے ہوں کہ ادائیگی اور وصولی کتنی، کب اور کیسے ہوگی؟ ایسے ہی نقصان کی قیمت کے بارے میں بھی فریقین کو صریح طور پر پتہ ہو۔ مثلاً اگر ماہرین کے اندازے کے مطابق نقصان کی قیمت ایک ہزار روپے ہے، تو انشورنس کی اقساط کی مجموعی ادائیگی اس سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ اسلامی انشورنس کمپنیوں میں ان اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔

ان کے طریق کار کی وضاحت کرتے ہوئے محمد حسن نایب ڈائریکٹر اسلامی انشورنس کمپنی نے کہا کہ یہ کمپنیاں تعاون اور امداد باہمی کے اصولوں پر کام کرتی ہیں۔ اس میں دونوں فریقوں کا

© rasailojaraid.com